السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ملک میں مقیم اہل کتاب کا کیا حکم ہے؟ واضح رہے کہ یہ لوگ جزیہ نہیں دیتے بلکہ مسلمانوں سے دشمنی رکھتے ہیں اور انہیں اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا جو بھی موقع ملتا ہے، وہ خفیہ یا اعلانیہ اس میں شریک ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ معاملات کس طرح رکھے جائیں؟ اور ایک مسلمان ان سے لاتعلقی اور عدم موالات کا اظہار کس طرح کرے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو غیر مسلم شخص مسلمانوں کے ساتھ صلح صفائی سے رہے اور انہیں تنگ کرنے کی کوشش نہ کرے، ہم بھی اس سے اچھا سلوک کریں گے اور اسلام کی طرف سے اس کے متعلق ہم پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ پوری کریں گے یعنی اس سے بھلائی 'نصیحت اور حق کی طرف رہنمائی۔ ہم اسے دلائل کے ساتھ اسلام کی دعوت پیش کریں گے، شاید وہ اسلام قبول کرلے۔ اگر وہ قبول کرلے تو بہتر ورنہ ہم ان سے وہ فرائض ادے کرنے کا مطالبہ کریں گے جو قرآن وحدیث کی روشنی میں مسلمان ملک کے اندر رہ کر ایک غیر مسلم باشندے پر عائد ہوتے ہیں۔ اگر وہ لوگ اپنے فرائض ادا کرنے سے انکار کریں تو ہم ان سے جنگ کریں گے حتیٰ کہ اسلام غالب اور کفر مغلوب ہوجائے۔ اس کے برعکس جو غیر مسلم سرکشی کا رویہ اختیار کرے، مسلمانوں کو تنگ کرے اور ان کے خلاف سازشیں کرے تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ اسے اسلام کی دعوت دیں۔ اگر وہ انکار کرے تو مسلمانوں کو پہنچے والی تکلیف کے ازالہ اور دین کی مدد کےلئے اس سے قتل کریں۔ ارشاد ربانی ہے:

(لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ (المجادلة۸۵/ ۲۲)

''آپ کبھی یہ نہ پائیں گے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں، وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی ہے خواہ وہ ان کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے، ان کے بھائی ہوں یا ان کے قریب دار یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کردیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح کے ساتھ ان کی مدد فرمائی ہے''

نیز فرمان الٰہی ہے:

لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

''جن لوگوں نے تم سے دین کی بنیاد پر جنگ کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، اللہ تعالیٰ تمہیں ان کیساتھ نیکی اور انصاف (کا سلوک) کرنے سے نہیں روکتا۔ اللہ تو انصاف کرنے والوں کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں سے دوستی کرنے سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کی بنیاد پر جنگ کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکال دیا اور تمہارے نکالنے پر (نکالنے والوں سے) تعاون کیا۔ جو ان سے دوستی کریں گے وہی (لوگ) ظالم ہیں۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم-صفحہ31

محدث فتویٰ